OPEN ACCESS ***RUSHD*** (Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies) **Published by:** *Lahore Inisititute for Social Sciences, Lahore.*	**ISSN (Print): 2411-9482** **ISSN (Online): 2414-3138** ***Jul-Dec-2022*** ***Vol: 3, Issue: 2*** **Email:** journalrushd@gmail.com **OJS:** https://rushdjournal.com/index

حکیم زادہ[1]

ڈاکٹر جانس خان[2]

عبید الرحمٰن[3]

مبہمات القرآن کا تعارف ایک تحقیقاتی اور تجزیاتی مطالعہ

Introduction to the Mubhamat ul Qur'an:

[An research and Analytical Study]

Abstract

The Quran is considered the final revelation of Allah and its study encompasses a vast field of knowledge referred to as the "uloom ul Quran." One crucial branch of this study is called "Mubhamat-ul-Quran," which involves the identification of names, places, and events mentioned in the Quran but not explicitly stated. This subject has been extensively written about in various books and literature, with the basic source being the book "Mufhamat-ul-aqran fi mubhamat-il-Quran" by Suyooti. This article aims to define, explain the importance, identify the different types, provide reasons for its significance,

1 پی ایچ ڈی سکالر، اسلامک سٹڈیز اینڈ ریلیجیس افیئرز، یونیورسٹی آف مالاکنڈ چکدرہ، دیر لوئر

2 اسسٹنٹ پروفیسر، اسلامک سٹڈیز اینڈ ریلیجیس افیئرز، یونیورسٹی آف مالاکنڈ چکدارہ، دیر لوئر

3 پی ایچ ڈی سکالر، اسلامک سٹڈیز اینڈ ریلیجیس افیئرز، یونیورسٹی آف مالاکنڈ چکدارہ، دیر لوئر

describe its nature, and give examples of Mubhamat-ul-Quran, arranged based on references from the Holy Quran.

Key words: Quran, Mubhamat ul Quran, Names, Places

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام بھیجے، ان انبیاء کرام علیہم السلام میں سے بعض کو صحیفے دیئے گئے جب کہ بعض کو مکمل کتابیں دی گیئں۔ ان کتب میں تورات حضرت موسی علیہ السلام، زبور حضرت داوود علیہ السلام، انجیل حضرت عیسی علیہ السلام اور قرآن مجید آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔

قرآن کریم میں تمام اسرار و حکم جمع کئے گئے ہیں۔ یہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے، اس کتاب میں دین اسلام کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔

خیر القرون سے لے کر آج تک ہر دور میں علماء کرام نے قرآن مجید کی مختلف انداز میں خدمت کی استنباط علوم و مسائل اور قرآن فہمی کے لیے علوم القرآن کو مرکز اور محور بنایا۔

علوم القرآن کا موضوع خود قرآن کریم ہے، قرآن کے وہ مباحث جو اس علم سے متعلق ہیں: مثلاً نزول، ترتیب و جمع، کتابت و قراءت، تفسیر و اعجاز، ناسخ اور منسوخ کے اعتبار سے اس علم میں بحث کی جاتی ہیں۔ اس علم کی وجہ سے ایک شخص تفسیر کرنے کا اہل ہو سکتا ہے۔ اس علم کی اہمیت یہ ہے کہ یہ علم ایک باریک میزان ہے جس کی بنا پر مفسر کلام اللہ کو اچھے طریقے سے سمجھتا ہے اور تفسیر میں خطاء اور کوتاہی سے بچ جاتا ہے۔

علوم القرآن میں سے ایک اہم موضوع "مبہمات القرآن" ہے مبہمات مبہم کی جمع بمعنی بند کیا ہونا اور دشوار ہونا ہے اور اصطلاح میں ہر وہ حسی یا عقلی چیز جس کا عقل اور حواس سے ادراک نہ ہو سکے مبہم کہلاتا ہے۔ ان میں سے بعض کا علم اللہ کے ماسوا کسی کو نہیں اور بعض کا علم صرف نقل پر موقوف ہے۔(1)

علم مبہمات کی ضرورت و اہمیت:

1۔ آیت کا سبب نزول واضح ہو جاتا ہے۔

2۔ اگر اس آیت میں اس شخص کی کوئی فضیلت بیان کی گئی ہے، تو اس طرح اس شخصیت کے مقام کا علم

1 اصفہاني، الراغب، مفردات القرآن، مترجم عبده الفلاح (لاہور : اسلامی اکادمی)، مادہ ب، ہ، م

ہو جاتا ہے۔

3۔ اگر کوئی اور وصف ہے تو نام جان لینے سے کسی اور کے بارے میں بدگمانی نہیں رہتی ہے۔

4۔ نام معلوم ہو جانے سے ناسخ و منسوخ کو جاننے میں مدد ملتی ہے۔

علم مبہمات کا حکم:

بدر الدین ابن جماعہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہے۔ وحکمہ وجوب کفائی (1) وجوب کفایہ کہ تمام لوگوں پر اس کا حصول لازمی نہیں ہے۔

"مبہمات" کی لغوی واصطلاحی تحقیق:

لفظ "مبہمات "مبہمۃ کی جمع اور باب افعال سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، جس کا مادہ اصلیہ، ب، ھ م، ہے، اس سے مراد بند کیا ہوا مشتبہ ہونا، دشوار ہونا، غیر معروف، انجان، مشکوک، غیر واضح، مغلق اور نا قابل حل کو بھی مبہم کہتے ہے۔(2)

اس طرح مبہم کا معنیٰ ہے مغلق پوشیدہ یعنی وہ چیز جس کا فہم اور ادراک مشکل ہو(3) اس طرح ہر وہ حسی یا عقلی چیز جس کا عقل اور حواس سے ادراک نہ ہو سکے اس کو مبہم کہتے ہے جیسے ابھمت کذا بمعنی مبہم کرنا یا جیسا کہ ابہمت الباب میں نے دروازے کو ایسا بند کیا کہ کھل نہ سکے (4) مفسرین کے ہاں مبہم کی حقیقت، علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے جب کوئی پوشیدہ اور مشکل مسئلہ پیش ہوتا تو آپ اس کو کھول دیتے حل کر دیتے اور شافی جواب دیتے۔(5)

لفظ مبہم کی اصطلاحی تحقیق کے متعلق مختلف فنون والوں کے ہاں الگ الگ تعریفات ہیں جو کہ ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

---

1 ابن جماعة، بدرالدين، محمد بن إبراهيم بن سعد الله، غرر التبيان في من لم يسم في القرآن (دار قتيبة، 1410ھ/1990ء)، ص: 159

2 كيرانوى مولانا وحيد الزمان قاسمى، القاموس الوحيد (لاہور: اداره اسلاميات، 2001)، ماده، ب، ہ، م

3 ابراہيم مصطفیٰ، ترجمه :المعجم الوسيط (لاہور: مكتبه رحمانيه، 2004ء)، ماده، ب، ہ، م

4 امام راغب اصفہانی، المفردات فی غريب القرآن، ترجمه :عبده الفلاح (لاہور : اسلامی اكادمی)، ماده، ب، ہ، م

5 الزمحشري، محمود بن عمر، الفائق فی غريب الحديث (بيروت: دارالمعرفه، س-ن)، ماده، ب، ہ، م

ماہرین علوم القرآن کے نزدیک مبہم کی تعریف

"هي ما أبهم من أسماء و الأشخاص والأماكن والآماد والأعداد الواردة في كتاب الله تعالىٰ"(1)

”مبہمات القرآن سے مراد قرآن کریم میں وارد شخصیات کے اسماء مبہمہ، امکنہ، مدتیں، اور اعداد وشمار(مبہمہ)ہیں۔“

اسی طرح الموسوعۃالقرآنیہ میں رقم ہے:

"و المبهم في كتاب الله تعالىٰ: هو ما خفي اسمه أو رسمه أو وصفه أو زمانه أو مكانه ونحو ذالك مما خفيت آثاره أو جهلت أحواله لسبب من أسباب الجلية أو الخفية سواء احتاج المكلفون إلى معرفته بالبحث عن الوسائل التى تزيل خفاه وتدفع إشكاله أم لم يحتاجو الىٰ ذالك"

”کتاب اللہ میں مبہم سے مراد وہ خفی نام ونشان وصف زمان ومکان اور ہر وہ چیز جس کے آثار پوشیدہ اور خفی ہوں یا جس کے احوال غیر معلوم ہوں کسی ظاہر یا خفی سبب کی وجہ سے خواہ مکلف اس کے خفاء کے زائل کرنے کے مسائل اختیار کرکے اس کی معرفت کا محتاج ہو یا نہ ہو۔“(2)

نحویوں کے نزدیک مبہم کی تعریف

نحویوں کے ہاں بھی یہ اصطلاح پائی جاتی ہے، نحویوں کے نزدیک اسماء مبہمہ سے مراد اسمائے موصولہ ہوتے ہیں(3) گویا مبہمات القرآن سے مراد قرآن کی مشکل آیات کی تشریح ہے،یعنی جن آیات میں کچھ شخصیات کا تذکرہ اسمائے موصولہ کے ذریعے یا نام لئے بغیر کیا گیا ہے ان کو آیات "مبہمات" کہا جاتا ہیں۔

محدثین کے نزدیک مبہم کی تعریف

اس طرح یہ اصطلاح محدثین کے ہاں بھی پائی جاتی ہے یعنی مبہم وہ راوی ہے جس کے نام کی تصریح سند حدیث میں مذکور نہ ہو، مبہم راوی کی روایت کا حکم یہ ہے کہ وہ اس وقت تک غیر مقبول ہے جب تک اس راوی کی

---

1 الجرمي، ابراہيم محمد، معجم علوم القرآن (دمشق: دار القلم، 1422ھ/2000ء)
2 الموسوعة القرآنيه المتخصصه، مجموعة محققين (مصر: المجلس الأعلى للشوؤن الإسلامية، 1423ھ/2002)، 408:1
3 الرازي، محمد بن أبي بكر بن عبدالقادر، مختار الصحاح (كراچى: دارالاشاعت، 1424ھ/2003)، ماده، ب، ہ، م

وضاحت نہ ہو جائے، یا کسی دوسری سند میں اس کے نام کی تصریح نہ آجائے۔یعنی وہ نام جو سند یا متن میں بغیر وضاحت چھوڑ دیئے جاتے ہیں، سند میں جو نام مبہم ہوتا ہے مجہول ہونے کی وجہ سے سند کو ضعیف کر دیتے ہیں۔ (1)

مبحث اول:

قرآن کریم میں مبہمات کے اسباب:

یہ بات ظاہر ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالی کا کلام ہے وہ جس طرح چاہے بیان کر سکتا ہے کہیں مفصل تو کہیں مجمل کہیں مبہم تو کہیں مفسر لہٰذا اس پر بھی علماء نے خاصی خامہ فرسائی کی ہے، چنانچہ امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ قرآن میں مبہمات کے کئی اسباب ہیں۔(2)

1۔کسی دوسری جگہ وضاحت کی وجہ سے مبہم ذکر کیا مثلا:

الف:﴿صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ (3) اس میں کون لوگ مراد ہیں جو انعام یافتہ ہیں اس کا بیان دوسرے مقام پر ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ﴾(4) انعام یافتہ لوگوں سے مراد انبیا، صدیقین، شہدا اور صلحاء ہیں۔

ب۔﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾(5) کی وضاحت اس آیت میں کی گئی ہے:﴿يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ﴾(6)

2۔بات یا نام مشہور و معروف ہو:

---

1 سہیل حسن، ڈاکٹر، مجم اصطلاحات حدیث (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، 1424ھ / 2003ء)، ص:295
2 الزركشي، إمام بدرالدين، محمد بن عبد الله، البرهان في علوم القرآن (بيروت : دارالمعرفة، 1411ھ/ 1990)، 1:244
3 سورۃ الفاتحہ:7
4 سورۃ النساء:69
5 سورۃ الفاتحہ:4
6 سورۃ الإنفطار: 19

الف۔﴿وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ (1) یہاں اللہ نے حوا نہیں فرمایا صرف زوجہ پر اکتفا کیا وجہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کی حضرت حوا کے بغیر کوئی بیوی تھی ہی نہیں۔

ب۔﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ﴾ (2)سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی مخالفت کرنے والا نمرود ہی تھا۔

3۔پردہ ڈالنے کے لئے ابہام سے کام لیا جائے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ (3) وہ شخص اخنس بن شریق تھا اور بعد میں بہت اچھا مسلمان ہوا تھا اس بنا پر مبہم ذکر کیا گیا(4)

4۔اس کی تعیین بے فائدہ ہو:

الف۔﴿وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ﴾(5)بستی ایلہ یا انطاکیہ مراد ہے۔

ب۔﴿فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ﴾(6)اس بستی سے نینوا مراد ہے۔

5۔ تعظیم کے سبب مبہم ذکر کیا گیا ہو:

الف۔﴿ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ﴾ (7)الصدق سے مراد سیدنا ابراہیم علیہ السلام ہیں اور وَصَدَّقَ بِهِ سے مراد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں کہ دونوں حد درجہ محترم و معظم ہے۔

ب۔﴿إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا﴾(8)اس سے بھی صدیق اکبر مراد ہیں۔

6۔ تحقیر اور تنقیص کے سبب مبہم ذکر کیا:

﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾(9)اس سے عاص بن وائل مراد ہے۔

---

1 سورة البقرة:35
2 سورة البقرة:258
3 سورة البقرة:204
4 السيوطي، جلال الدين، الإتقان في علوم القرآن (بيروت :دارلكتاب العربي، 1426هـ/ 2005)، 1:765
5 سورة الأعراف: 163
6 سورة يونس: 98
7 سورة الزمر: 33
8 سورة التوبة: 40
9 سورة الكوثر: 3

مبحث ثانی:

مبہمات کی اقسام:

مبہمات القرآن کی دو قسمیں ہیں:

1۔ جن مبہمات کے علم کو اللہ نے اپنے لئے خاص کیا ہے، جیسے قیامت کا علم، دنیا کی عمر، مفاتیح الغیب وغیرہ جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ان کا جاننا حرام ہے، کیونکہ یہ شریعت کی تکذیب کی مترادف ہے، کہ اللہ نے جو نہیں بتایا اس کے نہ بتانے میں حکمت ہے۔

2۔ جن مبہمات کے علم کو اللہ نے اپنے لئے خاص نہیں کیا ہے تو ان کے ابہام کو مختلف ذرائع سے زائل کیا جا سکتا ہے۔(1)

مبہمات کی پہچان:

اگر قرآنی آیت میں لفظ(من) موصولہ ذوی العقول کے لئے استعمال ہوتا ہے، کئی مقامات پر(الذی) واحد مذکر اسم موصول یا(الذین) جمع مذکر اسم موصول استعمال ہوا ہے، جو عموم کے ارادہ سے نہ آیا ہو اور مبہمات الجموع کے لئے(یستفتونك) کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے اب ان موصولات سے کون کون اشخاص مراد ہیں؟ اس طریقہ سے ابہام کو زائل کیا جاتا ہے۔(2)

ابہام دور کرنے کے ذرائع:

علم المبہمات کا مرجع محض نقل شدہ بات ہے اس میں رائے کو دخل دینے کی مطلق گنجائش نہیں، گویا مبہمات کی تعیین کا طریقہ صرف اور صرف قرآن و حدیث، کسی مفسر، صحابی و تابعی، تبع تابعی اور ائمہ مفسرین کے ثابت شدہ اقوال ہی کے ذریعے ہو گا، لیکن یہ بات بھی ہے کہ اکثر مفسرین اسرائیلی روایات کے ذریعے مبہمات کی تعیین کرتے ہیں، اگر اسرائیلی روایت ایسی ہو جو قرآن و حدیث سے ٹکراتی ہو تو وہ تعیین صحیح نہیں ہو گی۔

ابہام کی چار نوعیتیں ہیں:

---

1 السیوطي، الإتقان في علوم القرآن، 766:1
2 القنوجي، صديق بن حسن، أبجد العلوم (بيروت: دارالكتب العلميه، 1399ھ/، 1978 ء)، 510:2

1۔کسی شخص کے دونام ہوں توان میں سے صرف ایک ہی نام کو کسی خاص غرض کے پیش نظر بیان کرنے پر اکتفاء کرلیا جاتا ہے مثلاً، نوح علیہ السلام کا نام عبد الغفار تھاجب کہ اللہ کی اطاعت میں آپ کے رونے کی بناء پر نوح کا لقب پڑا تو وہی معروف ہو گیا۔

الف۔ عیسی علیہ السلام کی زبان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت میں نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے احمد ہے۔ ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾(1)

ب۔ ﴿لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ﴾(2) میں حرف قریش کا نام لیا دیگر قبائل کا اللہ تعالیٰ نے نام نہیں لیا۔ چونکہ قریش کا نام باقی قبائل کی بہ نسبت کئی زمانوں سے معروف اورباقی تھا۔

ج۔ بسا اوقات اللہ انسان کو متنبہ کرنے کے لئے انسانی صفات بیان کرنے میں مبالغہ کرتے ہیں، جیسے: ﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَهِينٍ﴾(3) یہاں اخنس بن شریق مراد ہے۔

3۔اللہ نے قرآن مجید میں سوائے مریم بنت عمران کے کسی عورت کا نام ذکر نہیں کیا بعض اس کی حکمت یہ بیان کرتے ہیں کہ معزز لوگ اپنی عورتوں کا بھری مجلسوں میں نام لے کر تذکرہ نہیں کرتے بلکہ بیوی، اہل خانہ یا گھر والے وغیرہ کے الفاظ سے کرتے ہیں اللہ تعالی نے عیسیٰ علیہ السلام کی بغیر باپ کے معجزانہ ولادت اور مریم علیہا السلام کی عبادت اورپاک دامنی کا تذکرہ کرنے کے لئے نام مریم ذکر کیا ہے۔

4۔ مردوں کا اللہ تعالی نے کثرت سے ذکر کیا ہے جیسا کہ ﴿ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا﴾(4) یہاں ولید بن مغیرہ مراد ہے اور اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام میں سے صرف حضرت زید کا نام لیا تھا، تاکہ ان کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولا بیٹا ہونے کی وضاحت ہو جائے۔

﴿كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ﴾(5) یہاں السجل سے مراد ایک صحابی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کتابت کیا کرتے تھے، جب کہ بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ یہ تیسرے آسمان میں ایک فرشتہ ہے جس کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں

1 سورة الصف:6
2 سورة القريش:1
3 سورة القلم:10
4 سورة المدثر:11
5 سورة الانبياء:104

کہ کراماً کاتبین ہر سوموار اور جمعرات کو اس کے پاس اعمال لے کر جاتے ہیں۔(1)

علم مبہمات کی تکمیل:

کیا علم المبہمات قائم بذاتہ ہے اگر درج ذیل دس اصول قرآنی اس علم میں پائے جاتے ہوں تو یہ قائم بذاتہ ہے:

تعریف۔ ایسا تفسیری دراسہ جو آیات قرآنی کو متناول ہو کہ جس میں تعداد، وقت، نام ونسب وغیرہ مذکور ہو جنہیں قابل اعتماد ذرائع سے نقل کیا گیا ہو۔

موضوع۔ آیات قرآنی جن میں یہ معلوم ہو کہ مبہمات کی تعداد کتنی ہے، مثلاً (الناس مومنين) کا انطباق کہ یہ کن مخصوص لوگوں وغیرہ کے لیے وارد ہوئے ہیں ان آیات میں نام، صفات، القاب، کنیت، اور مشہور انبیاء علیہم السلام کی تفصیل موجود ہو۔

واضع۔ اس امت کے انتہائی قابل اعتماد افراد صحابہ، تابعین اور قابل اعتماد نقل در نقل اصحاب علم بیان کرنے والے ہیں۔

مراجع ومصادر۔ قرآن مجید، حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قابل اعتماد علماء کے اقوال۔

نام۔ قرآن مجید کے مبہمات کا علم اور اس کی تفسیر۔

حکم۔ وجوب کفایہ کہ تمام لوگوں پر اس کا حصول لازمی نہیں ہے۔

مسائل۔ قرآن مجید میں مبہمات کی تلاش مثلاً تعداد، وقت، نام ونسب وغیرہ جتنی بھی ابہام کی صورتیں اور ان کے اسباب ہیں ان پر غور اور فکر کرنا۔

نسبت۔ یہ علوم شرعیہ میں سے افضل علم ہے کیونکہ اس میں کتاب اللہ کے حوالے سے ماثور طریقے سے بحث و مباحثہ کیا جاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ثقات امت کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تلاش کرنا بہ نسبت عام علم تفسیر کے زیادہ ہے۔

فائدہ۔ قرآنی علم مبہمات میں جہالت سے بچ جانا اور جو اقوال و آثار اس بارے میں منقول ہیں انہیں معلوم کرنا، نیز مبہمات کے اسباب اور اس کی صورتیں بیان کرنا اور اس کا حصول کس طریقے سے جائز اور کس طریقے سے ناجائز

1 الزركشي، البرهان في علوم القرآن، 1:249

ہے۔

غرض وغایت۔ دنیاو آخرت کی کامیابی، دنیا میں اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی تعمیل کرنا کہ آپ ﷺ نے حصول علم کی ترغیب دی اور آخرت میں دونوں کی اطاعت کر کے حصول جنت کی تگ و دو کرنا ہے۔

اس تمام بحث سے یہ معلوم ہوا کہ مذکورہ تمام اصول وضوابط، قواعد و قوانین قرآن کے علم مبہمات پر پوری طرح منطبق ہوتے ہیں لہٰذا ہمیں یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ یہ علم باقی علم تفسیر سے اہم نہیں تو کم بھی نہیں۔(1)

مبہمات القرآن جدید مفسرین کی نظر میں:

شیخ عبدہ کا زاویہ نگاہ یہ ہے کہ جو امور قرآن میں مبہم وارد ہوئے ہیں ان کی جزئیات وتفصیلات بیان کرنا ہمارے لئے ضروری نہیں اور ہم ان کی تعیین کے لئے من جانب اللہ مامور ہوتے تو ان کی توضیح خود قرآن ہی میں کر دی جاتی یا نبی اکرم ﷺ جو شارح قرآن تھے اس پر روشنی ڈالتے قرآن نے جو بات جتنی بیان کی ہے وہی کافی اور موجب رشد ہے اس سے زائد تشریح کی طلب و تلاش بے کار ہے اور اس میں کچھ فائدہ نہیں۔(2)

مبہمات القرآن کے بارے میں تفسیر مراغی کے مؤلف شیخ مراغی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے استاد شیخ محمد عبدہ رحمۃ اللہ علیہ کے منہج پر ہیں، نہ تو آپ مبہمات کی تفصیل و تعیین کی فکر کرتے ہیں اور نہ ہی جزئیات کی تفصیل میں پڑتے ہیں۔

مبہمات کی مثالیں:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾(3) اس سے اخنس بن شریق مراد ہے،(4) ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَه﴾(5) اس سے صہیب مراد ہے۔(6) ﴿إِلَى الطَّاغُوت﴾(1) ابن عباسؓ فرماتے ہے

1 ابن جماعة، بدرالدين، محمد بن إبراہيم بن سعد الله، غرر التبيان في من لم يسم في القرآن (دار قتيبة، 1410ھ/1990ء)، ص: 159

2 رشيد رضا، محمد، تفسير المنار (القاهرة: دارالمنار، 1367ھ /1966ء)، 1:320

3 سورة البقرة:204

4 السيوطي، جلال الدين، الدر المنثور (بيروت: دار المعرفه، س-ن)، 1:238

5 سورةالبقرة:207

6 السيوطي جلال الدين، مفحمات الأقران فى مبهمات القرآن(بيروت: تحقيق أياد الطباع مؤسسة الرسالة، 1406ھ/2005ء)، ص: 52

کہ اس سے کعب بن اشرف مراد ہے(2) قال رجلان۔وہ دونوں یوشع اور کالب تھے۔

یہ چند صرف وضاحت کے لئے ذکر کئے۔

نتائج بحث۔

1۔ قرآن سمجھنے کے لئے دوسرے علوم کے ساتھ مبہمات القرآن کی تعیین کا علم ضروری ہے۔

2۔ قرآنی آیات والفاظ کے معانی میں ابہام کے کئی اسباب ہوسکتے ہیں، کسی دوسری جگہ اس کی وضاحت کی گئی ہو، یا وہ بات یا نام مشہور ہو، تحقیر و تنقیص یا تعظیم کے سبب سے مبہم ذکر کیا ہو۔

3۔ مبہمات کے معنی کی تعیین اور ترجیح میں صرف نقل کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

1 سورة النساء: 60

2 البيهقي، الدلائل، 193:3